21946- شیطان کا انسان کی اولاد میں شریک ہونا

سوال

کیا یہ صحیح ہے کہ اگر جماع سے قبل بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو اس میں شیطان شریک ہوجاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

بسم اللہ نہ پڑھنے سے شیطان کی مشارکت کے متعلق اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے :

{اور ان کے اموال اور اولاد میں شریک ہوجا}.

قرطبی رحمہ اللہ کا قول ہے : یعنی اس میں اپنے لیے شراکت بنالے ۔ ۔

{اور اولاد}. سے مراد یہ کہا گیا ہے کہ :

مجاھد ، ضحاک ، رحمہما اللہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا قول ہے کہ اس سے مراد اولاد زنا ہے ،

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما یہ بھی مروی ہے : اس سے مراد وہ اولاد ہے جو انہوں نے قتل کردی اور ان میں جرائم کے مرتکب ہوئے ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما یہ بھی مروی ہے : اس سے یہ مراد ہے کہ اولاد کے نام عبدالعزی ، عبدالشمس ، عبدالحارث ، عبدالات وغیرہ ہے ۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد اولاد کو کفر میں رنگنا حتی کہ انہیں یھودی ، عیسائی بناڈالا جیسا کہ عیسائی اولاد کو اپنے خاص پانی میں ڈبوتے ہیں ، یہ قول قتادۃ رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہے ۔

اور مجاھد رحمہ اللہ تعالی سے پانچواں قول یہ ہے کہ :

جب آدمی بسم اللہ پڑھے بغیر جماع کرتا ہے تو جن اس کی بیوی سے لپٹ کروہ بھی اس کے ساتھ مل کر جماع کرتا ہے تو اللہ تعالی کا قول بھی یہی ہے :

{ان کو ان سے قبل نہ تو انسانوں اور نہ ہی جنوں نے ہاتھ لگایا ہے }. تفسیر قرطبی (289/10)۔

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

اللہ تعالی کا فرمان:{**اوران کے اموال اوراولاد میں شریک ہوجا**}.

اللہ تعالی کا قول:{**اوراولاد میں**}. عوفی رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ مجاھداور ضحاک رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ یعنی اولاد زنا۔

علی ابن ابی طلحہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ اس سے وہ اولاد مراد ہے جنہیں وہ بے علمی اور بیوقوفی کی بنا پر قتل کردیتے تھے۔

اورقتادہ رحمہ اللہ نے حسن بصری رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ، اللہ کی قسم وہ یقینی طور پر اموال اوراولاد میں شریک ہے انہیں یھودی، عیسائی، اور مجوسی بنادیا اوراسلام کی علاوہ دوسرے رنگوں میں رنگا، اوران کے اموال میں سے شیطان کا حصہ رکھا، اورقتادہ رحمہ اللہ نے بھی ایسے ہی کہا ہے۔

اورصالح رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ اس سے مرادیہ ہے کہ اپنی اولاد کے نام عبدالحارث، عبدالشمس، اور فلاں کا بندہ وغیرہ رکھنا۔

ابن جریر طبری رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

ان اقوال میں سے اقرب الی الصواب یہ ہے کہ ہر وہ مولود جس کے نام میں اللہ تعالی کی معصیت ہواوراللہ تعالی کوناپسند ہو، یا پھر اسے اللہ تعالی کے پسندیدہ دین کوچھوڑکرکسی اوردین میں داخل کردے، یا اس کی ماں سے زنا کرکے، یا اسے قتل اور زندہ درگور کرکے، یاان کے علاوہ دوسرے کاموں کے ساتھ اللہ تعالی کی نافرمانی کی جائے

۔

توجس سے وہ بچہ پیدا ہوایا جس کا وہ ہے اس کی وجہ سے وہ ابلیس کی مشارکت میں داخل ہوگیا، اس لیے کہ اللہ تعالی نے اپنے اس قول:{**اوران کے اموال اوراولاد میں شریک ہوجا**}. میں شرکت کے کسی معنی کوخاص نہیں کیا تووہ کسی بھی لحاظ سے ہوسکتی ہے، توجس میں اللہ تعالی کی نافرمانی ہویا اس کے ساتھ نافرمانی کی جائے، یا اس کام میں شیطان کی بات مانی جائے، یا اس کام سے شیطان کی اطاعت ہوتی ہو تواس میں شیطان کی مشارکت ہے۔

متجہ کا بھی یہی قول ہے اور سلف رحمہ اللہ نے مشارکت کی کچھ تفسیر بھی بیان کی ہے ،
اور صحیح مسلم میں ہے کہ :

عیاض بن حمار رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اللہ تعالی فرماتا ہے "بیشک میں نے اپنے بندوں کو حنفاء توحید والا بنایا تو ان کے پاس شیطان آیا اور انہیں ان کے دین سے علیحدہ کردیا اور میں نے جو اشیاء ان پر حلال کی تھیں اس نے ان کے لیے حرام کردیا ۔ صحیح مسلم (2865)

اور صحیحین میں ہے کہ : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ان میں سے اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس جانے سے پہلے یہ دعا پڑھے اور اللہ تعالی انہیں اولاد دے تو شیطان کبھی بھی اسے نقصان نہیں دے سکے گا (بسم اللہ جنبنا الشیطان وجنب الشیطان مارزقتنا) اللہ تعالی کے نام سے اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور ہمیں جو (اولاد) عطا کرے اسے بھی شیطان سے بچا کر رکھ ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3271) صحیح مسلم (1434) ۔

دیکھیں تفسیر ابن کثیر (3/50-51) ۔

اور امام طبری رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

ان اقوال میں سے اقرب الی الصواب یہ ہے کہ ہر وہ مولود جس کے نام میں اللہ تعالی کی معصیت ہو اور اللہ تعالی کو ناپسند ہو ، یا پھر اسے اللہ تعالی کے پسندیدہ دین کو چھوڑ کر کسی اور دین میں داخل کردے ، یا اس کی ماں سے زنا کرکے ، یا اسے قتل اور زندہ درگور کرکے ، یا ان کے علاوہ دوسرے کاموں کے ساتھ اللہ تعالی کی نافرمانی کی جائے

۔

تو جس سے وہ بچہ پیدا ہوا یا جس کا وہ ہے اس کی وجہ سے وہ ابلیس کی مشارکت میں داخل ہوگیا ، اس لیے کہ اللہ تعالی نے اپنے اس قول :{ **اور ان کے اموال اور اولاد میں شریک ہوجا** }: میں شرکت کے کسی معنی کو خاص نہیں کیا تو وہ کسی بھی لحاظ سے ہوسکتی ہے ، تو جس میں اللہ تعالی کی نافرمانی ہو یا اس کے ساتھ نافرمانی کی جائے ، یا اس کام میں شیطان کی بات مانی جائے ، یا اس کام سے شیطان کی اطاعت ہوتی ہو تو اس میں شیطان کی مشارکت ہے ۔ تفسیر طبری (15/120-121) ۔

شیخ عبدالرحمن السعدی رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں :

.{**اوران کے اموال اوراولاد میں شریک ہوجا**}.اس فرمان میں ہر قسم کی وہ معصیت جو اموال اوراولاد کے متعلق ہے شامل ہوتی ہے ، چاہے وہ زکاۃ کی ادائیگی نہ کرکے کی جائے ، اوریا پھر کفارات اورواجب حقوق کی ادائیگی نہ کی جائے ، اوریا اولاد کوادب اورخیر وبھلائی کی تعلیم نہ دے کرہواوریا انہیں شر سے بچنا نہ سکھایا جائے ، اورلوگوں کا مال ناحق چھینا جانا یا اموال کوناحق جگہ پرخرچ کرنا ، اوریا پھر ردی قسم کے کام کرنا ۔

بلکہ اکثر مفسرین نے اولادواموال میں شیطان کی مشارکت کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ کھانے پینے اورجماع کے وقت بسم اللہ نہ پڑھنا بھی مشارکت میں داخل ہے ، اس لیے کہ جب بسم اللہ نہ پڑھی جائے تواس میں شیطان شرکت کرتا ہے جیسا کہ یہ حدیث میں بھی بیان کیا گیا ہے ۔ تیسیر الکریم الرحمن (414)۔

میرا کہنا ہے کہ : جماع میں بسم اللہ نہ پڑھنے والے کے جماع میں شیطان کی مشارکت کے متعلق حدیث کا ذکرہوچکا ہے جوکہ ابن کثیر رحمہ اللہ کے حوالہ سے بیان کی جاچکی ہے ، اوراسی طرح مجاھد رحمہ اللہ تعالی کی کلام بھی بیان کی جاچکی ہے ۔

خلاصہ :

اس آیت کی تفسیر میں صحیح قول یہ ہے کہ اسے ان وجوھات پر محمول کیا جائے جواوپر بیان کی جاچکی ہیں ، جب کہ ان کے معانی میں کسی قسم کی کوئی منافات نہیں ، اورسلف نے ان میں سے ہرایک معنی کوانفرادی طورپرذکرکیا ہے ، اوران معانی کے درمیان کوئی تضاد بھی نہیں ہے ۔

تواس جیسی حالت میں قاعدہ یہ ہے کہ آیۃ کواس کے سب معانی پر محمول کیا جائے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

سلف کا تفسیر میں اختلاف بہت ہی کم ہے ، اوران کا احکام میں جواختلاف پایا جاتا ہے وہ تفسیر کی نسبت بہت ہی زیادہ ہے ، اورپھر وہ اختلاف غالب طورپر نوع کا اختلاف ہے نا کہ اختلاف تضاد ، اوراس کی دو قسمیں ہیں :

پہلی قسم :

ان میں سے ہر ایک اس کی مراد دوسرے کی عبارت سے علاوہ کرے جو مسمی میں پائے جانے والے معنی پر دلالت کررہی ہو اور یہ معنی دوسرے معنی کے علاوہ ہو لیکن مسمی ایک ہی رہے ، ان اسماء کی جگہ جو مترادف اور متباین کے درمیان ہیں ، جیسا کہ تلوار کے نام میں کہا جاتا کہ : الصارم ، المھند؛ کاٹنے والی تلوار کو کہا جاتا ہے ۔

اور یہ اللہ تعالی کے اسماء حسنی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں اور قرآن کے ناموں کی طرح ہے ، کیونکہ سب کے سب اسماء حسنی ایک ہی مسمی پر دلالت کرتے ہیں ، توان میں کسی ایک اسم کے ساتھ پکارنا دوسرے اسم کے مخالف ہیں ، بلکہ معاملہ اس طرح ہی ہے.جس طرح کہ اللہ تبارکہ وتعالی نے فرمایا ہے :

.{کہہ دیجئے کہ تم اللہ تعالی کو یا رحمن کو پکارو جس کو بھی پکارو اللہ تعالی کے اچھے اچھے نام ہیں}.

تو اللہ تعالی کے اسماء میں سے ہر اسم مسمی ذات اوراس اسم میں پائی جانے والی صفت پر دلالت کرتا ہے ، مثلا العلیم ، اللہ تعالی کی ذات اور علم اور القدیر اللہ تعالی کی ذات اور قدرت ، اور الرحیم اللہ تعالی کی ذات اور رحمت پر دلالت کرتا ہے ۔

دوسری قسم :

یہ کہ ان میں سے ہر ایک عمومی اسم کی کچھ انواع کو بطور مثال اور نوع کو سننے والے کی تنبیہ کے لیے بیان کرے نہ کہ تعریف کے طریقے پر جوکہ عموم وخصوص میں تعریف کی گئ چیز کے مطابق ہو، مثلا کسی عجمی نے سوال کیا کہ خبز کیا ہے تو اس سے روٹی دکھا کر اسے کہا یہ ہے ، تو یہ اشارہ اس کی نوع کی طرف ہے نہ کہ اس اکیلی روٹی کی طرف ۔

مجموع الفتاوی (13/333–337) ۔

واللہ تعالی اعلم .